www.KitaboSunnat.com

مقالات

عبدالرشید عراقی

برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث کی تفسیری خدمات

برصغیر پاک و ہند میں خاندان ولی اللہی (حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م۱۱۷۶ھ) نے قرآن و حدیث کی نشرواشاعت میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ اور ان کی خدمات کا علمی شہرہ ہند اور بیرون ہند پہنچا۔ جیسا کہ ان کی تصانیف سے ان کی علمی خدمات اور ان کی سعی و کوشش کا انداز ہوتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے انتقال کے بعد ان کے چاروں صاحبزادگان عالی مقام حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م۱۲۳۹ھ)، مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی (م۱۲۴۳ھ)، مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی (م۱۲۴۹ھ) اور مولانا شاہ عبدالغنی دہلوی (م۱۲۲۷ھ) نے اپنے والد بزرگوار کے مشن کو جاری رکھا۔

ان کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے پوتے اور مولانا شاہ عبدالغنی کے صاحبزادہ مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی (ش۱۲۴۶ھ) نے تجدیدی و علمی کارناموں میں انقلاب عظیم برپا کردیا۔ آپ کی کتاب "تقویۃ الایمان" نے لاکھوں بندگان اللہ کو کتاب و سنت کا گرویدہ بنا دیا۔ اور اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب اب تک لاکھوں کی تعداد میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔

حضرت شاہ اسماعیل شہید کے بعد محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م۱۳۰۷ھ) کے قلم اور شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی (م۱۳۲۰ھ) کی تدریس نے مسلمانان ہند کو بڑا فیض پہنچایا۔ علامہ سید سلیمان ندوی (م۱۳۷۳ھ) تراجم علمائے حدیث ہند مولفہ ابو یحییٰ امام خان نوشہروی (م۱۳۸۶ھ) کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ

> "بھوپال ایک زمانہ تک علمائے اہلحدیث کا مرکز رہا۔ قنوج، سہوان اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہل علم اس ادارہ میں کام کر رہے تھے۔ شیخ حسین یمنی (م۱۳۲۷ھ) ان سب کے سرخیل تھے اور دہلی میں میاں نذیر حسین دہلوی کی مسند درس بچھی ہوئی تھی اور جوق در جوق طالبان حدیث مشرق و مغرب سے ان کی درسگاہ کا رخ کر رہے تھے۔"

مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کی درسگاہ سے ہزاروں علماء پیدا ہوئے۔ جنھوں نے ایک طرف تو پورے ہندوستان میں شرک و بدعت کا قلع قمع کرنے میں کوشش صرف کردی۔ اور دوسری طرف دین اسلام کی اشاعت اور کتاب و سنت کی ترقی و ترویج میں ایسے شاندار علمی کارنامے سرانجام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے جو برصغیر کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

علمائے اہلحدیث نے تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں جو شاندار کارنامے سرانجام دیئے، وہ تاریخ اہلحدیث کا ایک درخشندہ باب ہے۔ تفاسیر قرآن میں عربی، فارسی، اردو، پنجابی میں تفسیریں لکھیں۔ اس کے علاوہ شروح حدیث، فقہ، عقائد، تاریخ، ادب، لغت، تصوف، تردید تقلید اور ادیان باطلہ کی تردید میں بے شمار کتابیں لکھیں ـــــ مولانا محمد مستقیم سلفی بنارسی لکھتے ہیں:

"برصغیر پاک و ہند میں جماعت اہلحدیث کی علمی، سیاسی، اصلاحی، تبلیغی اور تصنیفی خدمات اس ملک کی تاریخ کا ہمیشہ ایک روشن باب رہا ہے۔ اس جماعت نے ایک طرف مسلمانوں کی اعتقادی و عملی گمراہیوں کو ختم کرنے کے لئے جہاں تبلیغ و تدریس کے ذریعہ اسلام کی سچی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ وہاں تصنیف کے ذریعہ برصغیر کی علمی تحریک میں جان ڈال دی"

تفاسیر قرآن مجید کے سلسلہ میں علمائے اہلحدیث نے جو علمی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔ تاہم جہاں تک میری رسائی ہو سکی ہے، میں نے تفاسیر قرآن مجید کے سلسلہ میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان کی نشاندہی کر دی ہے۔

علم تفسیر

عربی زبان میں تفسیر کے لفظی معنی "کھولنا" کے ہیں۔ اور اصطلاح میں قرآن مجید کے وضاحت سے معانی بیان کرنے کو تفسیر کہتے ہیں ـــــ قرآن مجید میں نبی ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد ہے:

﴿ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾ [1]

"اور ہم نے قرآن آپ پر اتارا۔ تاکہ آپ لوگوں کے سامنے وہ باتیں وضاحت سے بیان کریں جو ان کی طرف اتاری گئی ہیں"

اور دوسری جگہ قرآن مجید نے یوں وضاحت کی ہے:

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [2]

"بلاشبہ اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا۔ جبکہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو ان کے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کرے اور انہیں پاک و صاف کرے اور انہیں اللہ کی کتاب اور دانائی کی کتابوں کی تعلیم دے"

علامہ زرکشی (م ۷۹۴ھ) نے علم تفسیر کی مختصر تعریف درج ذیل الفاظ میں کی ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"علم يعرف به فهم كتاب الله المنزل على نبيه محمد ﷺ و بيان معانيه واستخراج احكامه و حكمه" (۳)

یعنی تفسیر وہ علم ہے، جس سے قرآن کریم کا فہم حاصل ہو اور اس کے معانی کی وضاحت اور اس کے احکام اور حکمتوں کا استنباط کیا جاسکے۔

علامہ محمود آلوسی (م ۱۲۷۰ھ) فرماتے ہیں:

"علم يبحث فيه عن كيفية النطق بالفاظ القرآن ومن معطولا منها واحكامها الا فرادية التركيبة و معانيها التى تحمل عليها حالة التركيب و تتمات" (۴)

علم تفسیر وہ علم ہے جس میں الفاظ قرآن کی ادائیگی کے طریقے، ان کے مفہوم، ان کے انفرادی اور ترکیبی احکام اور ان کے معانی سے بحث کی جاتی ہے۔ ان الفاظ سے ترکیبی حالت سے مراد متعین کئے جاتے ہیں۔ نیز ان معانی کا تکملہ ناسخ و منسوخ، شان نزول اور مبہم کی توضیح کی شکل میں بیان کیا جاتا ہے۔

تفسیر کا آغاز سب سے پہلے عہد رسالت میں ہوا۔ آنحضرت ﷺ قرآن کریم کے اول شارح و ترجمان تھے۔ جب بھی قرآن مجید نازل ہوتا تو آنحضرت ﷺ خود اس کی تشریح و توضیح فرماتے۔ اور صحابہ کرام تفسیر قرآن کی جسارت نہ کرتے۔ جب آنحضرت ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو صحابہ کرامؓ کے لئے اپنے علم کے اظہار اور آنحضرت ﷺ سے حاصل کردہ معلومات کے لئے تشریح و توضیح کے سوا چارہ نہ تھا۔

تفسیر اور تاویل

تفسیر کے لئے ایک اور لفظ "تاویل" بھی بکثرت استعمال ہوتا ہے اور خود قرآن کریم نے اپنی تفسیر کے لئے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔

﴿ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ﴾ (آل عمران:۷)

"حالانکہ اس کا صحیح مطلب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا"

اس کے بعد علمائے کرام میں یہ مسئلہ زیر بحث رہا ہے کہ یہ دونوں الفاظ "تفسیر اور تاویل" ایک ہی ہیں یا ان ان میں کچھ فرق ہے۔ اس میں علمائے کرام کے اقوال مختلف ہیں اور ان سب اقوال کو یہاں نقل کرنا بہت مشکل ہے۔ تاہم چند اقوال یہ ہیں:

۱۔ تفسیر ایک ایک لفظ کی انفرادی تشریح کا نام ہے۔ اور تاویل جملے کی مجموعی تشریح کو کہتے ہیں۔

۲۔ تفسیر اس آیت کی ہوتی ہے جس میں ایک سے زیادہ معانی کا احتمال نہ ہو، اور تاویل کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ آیت کی جو مختلف تشریحات ممکن نہیں ہیں- ان میں سے کسی ایک کو دلیل کے ساتھ اختیار کرایا جائے-

۳- تفسیر الفاظ کے ظاہری معانی بیان کرنے کو کہتے ہیں- اور تاویل اصل مراد کی توضیح کا نام ہے-

۴- تفسیر، تعین کے ساتھ تشریح کو کہا جاتا ہے اور تاویل تردد کے ساتھ تشریح کرنے کو کہا جاتا ہے-

۵- تفسیر الفاظ کے مفہوم بیان کردینے کا نام ہے اور تاویل اس مفہوم سے نکلنے والے سبق اور نتائج کی توضیح کا نام ہے-[۵]

متقدمین نے تفسیر اور تاویل کو ہم معنی بھی استعمال کیا ہے- جبکہ متاخرین تاویل کو اس معنی میں استعمال کرتے ہیں: "راجح مفہوم کو چھوڑ کر مرجوح مفہوم اختیار کرنا" اس کے بالمقابل تفسیر سے کسی جملہ کا راجح مفہوم اور تشریح کرنا مقصود ہوتا ہے-

تفسیر کے ماخذ

علمائے کرام نے تفسیر کے ماخذ حسب ذیل بیان کئے ہیں-

(۱) قرآن مجید، (۲) حدیث نبوی، (۳) اقوال صحابہؓ، (۴) اقوال تابعینؒ

(۵) لغت عرب، (٦) تدبر و استنباط (عقل سلیم)

قرآن مجید

علم تفسیر کا پہلا ماخذ قرآن مجید ہے، یعنی اس کی آیات بعض اوقات ایک دوسرے کی تفسیر کردیتی ہیں کسی اگر کوئی آیت مبہم ہے تو دوسری جگہ اس ابہام کو رفع کردیا جاتا ہے- اسی طرح کوئی آیت مختصر ہے تو دوسری جگہ مفصل ہے- مثلاً سورۃ فاتحہ میں ارشاد ہے:

﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾

"ہمیں سیدھے رستے کی ہدایت کیجئے ان لوگوں کے راستے کی جن پر آپ نے انعام فرمایا"

ان آیات میں یہ بات واضح نہیں کی گئی- کہ جن لوگوں پر انعام کیا گیا ہے- وہ کون لوگ ہیں لیکن دوسری جگہ اس کی توضیح و تشریح صاف الفاظ میں بیان کردی ہے- چنانچہ ارشاد ہے:

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ [٦]

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا: یعنی انبیائے کرام، صدیقین، شہداء، اور یہ نیک لوگ رفیق ہیں"

مفسرین کرام کا یہ قاعدہ ہے کہ جب وہ کسی آیت کی تفسیر کرتے ہیں تو سب سے پہلے اس کی شرح و توضیح قرآن مجید سے تلاش کرتے ہیں۔

یہاں صرف ایک ہی آیت پر اکتفا کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں بہت سی آیات ہیں جن کی تفسیر آیات قرآن سے ہوئی ہے۔ تفسیر القرآن بالقرآن پر علمائے کرام نے بہت کتابیں لکھی ہیں۔ علامہ ابن جوزی (م۵۹۷ھ) نے اسی قسم کی ایک تفسیر لکھی تھی (۷)

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (م۱۳۶۷ھ) نے بھی اسی طرز پر بزبان عربی ایک تفسیر بنام "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" رقم فرمائی۔

حدیثِ نبوی

قرآن مجید کی تفسیر کا دوسرا ماخذ حدیث نبوی ہے، قرآن مجید نے متعدد مقامات پر اس کی وضاحت کی ہے۔ کہ آپ کا اس دنیا میں مبعوث فرمانے کا مقصد یہی تھا کہ آپ اپنے قول و فعل سے آیات قرآنی کی تفسیر فرمائیں:

﴿ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾ (۸)

"اور ہم نے قرآن مجید آپ پر اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے وہ باتیں وضاحت سے بیان فرمائیں جو ان کی طرف نازل کی گئیں"

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنے قول و عمل دونوں سے یہ فریضہ بحسن و خوبی سرانجام دیا۔ آپ کی پوری زندگی قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے۔ چنانچہ مفسرین کرام نے صحیح حدیث کو تفسیر کا دوسرا ماخذ قرار دیا ہے۔

اقوال صحابہؓ

تفسیر کا تیسرا ماخذ اقوال صحابہؓ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کی تعلیم براہ راست آنحضرت ﷺ سے حاصل کی۔ قرآن کے نزول کے وقت وہ بہ نفس نفیس موجود تھے۔ اور انہوں نے قرآن مجید کے نزول کے وقت پورے ماحول اور پس منظر کا بذات خود مشاہدہ کیا تھا۔ اس لئے فطری طور پر قرآن کریم کی تفسیر میں ان حضرات کے اقوال کو مستند اور قابل اعتبار سمجھا جاسکتا ہے، اس لئے کہ جس آیات کی تفسیر قرآن و حدیث سے نہ ملے۔ تو اس کے بعد صحابہ کرامؓ کا کسی آیت کی تفسیر پر اتفاق ہوگیا ہے، تو اس تفسیر کو معتبر سمجھا جائے گا کہ غالب امکان اس امر کا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سنا ہے۔

اقوالِ تابعین

تابعین سے مراد وہ حضرات ہیں جنھوں نے صحابہ کرامؓ سے علم حاصل کیا۔ اس میں اختلاف ہے کہ آیا اقوال تابعین تفسیر میں حجت ہیں یا نہیں۔ لیکن جمہور علمائے کرام کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ اقوال تابعین تفسیر میں حجت ہیں ــــ مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) لکھتے ہیں کہ

"تفسیر کے باب میں مفسر تابعی جو کچھ کہتے ہیں وہ صحابہؓ سے سن کر کہتے ہیں کیونکہ جس طرح صحابہؓ کو یہ بات معلوم تھی کہ قرآن پاک کی تفسیر میں اپنی طرف سے عقلی طور پر کچھ کہنا دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بنانا ہے۔ اس لئے یہ بات تابعین کرام کو بھی معلوم تھی، پھر تابعین کی نسبت بھی گمان جائز نہیں ہے کہ بغیر صحابہؓ سے سننے کے وہ کسی آیت کا مطلب اپنی طرف سے عقلی طور پر بیان کریں گے" (۹)

لغتِ عرب

تفسیر قرآن مجید کا پانچواں ماخذ لغت عرب ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس کی تفسیر قرآن کے سلسلے میں اس زبان پر مکمل عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کے تفسیر قرآن کے سلسلہ میں اس زبان پر مکمل عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ قرآن مجید میں بہت سی آیات ایسی ہیں کہ ان کے پس منظر میں چونکہ شان نزول یا کوئی اور فقہی و کلامی مسئلہ نہیں ہوگا اس لئے اس کی تفسیر آنحضرت ﷺ یا صحابہؓ و تابعینؒ کے اقوال منقول نہیں ہوتے۔ چنانچہ ان کی تفسیر کا ذریعہ صرف لغت عرب ہوتی ہے اور لغت ہی کی بنیاد پر اس کی تشریح کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی آیات کی تفسیر میں کوئی اختلاف ہو تو مختلف آراء میں محاکمہ کے لئے علم لغت سے کام لیا جاتا ہے۔ (۱۰) لیکن احادیث نبوی اور اقوال صحابہ کے بالمقابل لغت عرب پر ہی سب انحصار کرلینا صریح جہالت ہے۔

تدبر و استنباط (عقلِ سلیم)

تفسیر کا آخری ماخذ تدبر و استنباط (عقل سلیم) ہے۔ قرآن کریم کے نکات و اسرار ایک ایسا ناپیدا کنار ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ چنانچہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم عطا فرمائی ہے اسلامی علوم میں جتنا غور و فکر اور تدبر کرے گا۔ اتنے ہی نئے نئے اسرار و نکات سامنے آئیں گے۔ لیکن یہ اسرار و نکات اسی وقت قابل قبول ہوں گے جب کہ مذکورہ بالا پانچ ماخذ (قرآن مجید، حدیث نبوی، اقوال صحابہؓ، اقوال تابعین اور لغت عرب) سے متصادم نہ ہوں۔ اگر یہ اسرار و نکات ان پانچ ماخذ سے متصادم ہیں تو پھر ان کی دین اسلام میں کوئی قدر و قیمت اور وقعت نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقاتِ مفسرین

علمائے کرام نے مفسرین کے طبقات قائم کیے ہیں:

"علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م۹۱۱ھ) نے اپنے عہد تک مفسرین کے ۸ طبقات قائم کیے ہیں [۱۱] اس کے بعد محی السنہ- امیر الملک حضرت مولانا سید نواب صدیق حسن خان قنوجی رئیس بھوپال (م۱۳۰۷ھ) نے اپنے عہد تک ۱۲ طبقات قائم کیے ہیں" [۱۲]

مولانا عبدالحق حقانی (م۱۳۳۵ھ) نے اپنے عہد تک مفسرین کے ۹ طبقات قائم کیے ہیں-اور نویں طبقہ کو نویں صدی ہجری سے لے کر ۱۴ ویں صدی ہجری تک وسعت دی ہے- [۱۳]

علامہ جلال الدین سیوطی، مولانا سید نواب صدیق حسن خان اور مولانا عبدالحق حقانی نے اپنی اپنی کتابوں میں جن مفسرین کرام کی فہرست دی ہے- ان کا مکمل تذکرہ بہت مشکل ہے- چند مشہور مفسرین کرام کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے- جس میں آخری چند طبقات بالخصوص برصغیر کے مفسرین پر مشتمل ہیں-

طبقہ اول

اصحاب النبی ﷺ میں تمام اصحاب مفسر قرآن تھے لیکن ان میں سب سے زیادہ مشہور حسب ذیل صحابہ کرامؓ ہیں:

(۱)حضرت صدیق اکبرؓ (م۱۳ھ) ـــــ (۲)حضرت عمر فاروقؓ (م۲۴ھ) ـــــ (۳) حضرت عثمانؓ (م۳۵ھ) ـــــ (۴)حضرت علی بن ابی طالبؓ (م۴۰ھ) ـــــ (۵)حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (م۳۴ھ) ـــــ (۶) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۶۸ھ) ـــــ (۷) حضرت ابی بن کعبؓ (م۳۵ھ) ـــــ (۸) حضرت زید بن ثابتؓ (م۴۵ھ) ـــــ (۹) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ (م۴۴ھ) ـــــ (۱۰)حضرت عبداللہ بن زبیرؓ (م۷۳ھ) ـــــ (۱۱)حضرت عائشہ صدیقہؓ (م۵۸ھ) ـــــ (۱۲) حضرت ام سلمہؓ (م۶۳ھ)

طبقہ دوم

(۱) حضرت ابوالعالیہؒ (م۹۳ھ) ـــــ (۲) حضرت مجاہدؒ (م۱۰۳ھ)

طبقہ سوم

(۱) امام ابن جریج (م۱۵۰ھ) ـــــ (۲) امام وکیع بن الجراج (م۱۹۷ھ) ـــــ (۳)امام سفیان بن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عینیہ (م۱۹۸ھ) ـــــ (۴) امام اسحاق بن راہویہ (م۲۲۸ھ) ـــــ (۵) امام محمد بن اسماعیل البخاری (م۲۵۶ھ) ـــــ (۷) امام ابو محمد بن عبداللہ بن مسلم دینوری المعروف ابن قتیبہ (م۲۷۶ھ)

طبقہ چہارم

(۱) امام ابو جعفر ابن جریر طبری (م۳۱۰ھ) ـــــ (۲) امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم (م۳۰۵ھ) ـــــ (۳) امام ابوبکر جصاص (م۳۷۰ھ) ـــــ (۴) امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم (م۴۰۵ھ)

طبقہ پنجم

(۱) امام ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نیشاپوری (م۴۱۲ھ) ـــــ (۲) امام ابواسحاق احمد ثعلبی (م۴۲۷ھ) ـــــ (۳) امام ابوالقاسم عبدالکریم قیشری (م۴۶۵ھ) ـــــ (۴) امام ابوالحسن احمد واحدی نیشاپوری (م۴۶۸ھ)

طبقہ ششم

(۱) امام ابوالقاسم حسین راغب اصفہانی (م۵۱۳ھ) ـــــ (۲) امام ابو محمد حسین بن محمود بغوی (م۵۱۶ھ) ـــــ (۳) امام ابوالقاسم محمد بن عمر زمخشری (م۵۳۸ھ) ـــــ (۴) امام عبدالرحمٰن بن علی جوزی (م۵۹۷ھ)

طبقہ ہفتم

(۱) امام فخر الدین رازی (م۶۰۶ھ) ـــــ (۲) امام ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی (م۶۷۴ھ) ـــــ (۳) امام قاضی ناصر الدین بیضاوی (م۶۸۵ھ)

طبقہ ہشتم

(۱) امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی (م۷۱۰) ـــــ (۲) امام شیخ علاؤ الدین خازن (م۷۲۵ھ) ـــــ (۳) امام ابن القیم الجوزی (م۷۵۱ھ) ـــــ (۴) امام ابوالفداء عمادالدین بن اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی (م ۷۷۴ھ) ـــــ (۵) امام بدر الدین زرکشی (م۷۹۴ھ) ـــــ (۶) امام سراج الدین عمر بلقینی (م۸۰۵ھ)

طبقہ نہم

(۱) امام علی بن احمد مہائمی (م۸۳۵ھ) ـــــ (۲) امام ولی الدین عراقی (م۸۲۱ھ) ـــــ (۳) امام الدین محلی (۸۳۵ھ) ـــــ (۴) امام جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقہ دہم

(۱) شاہ ولی اللہ دہلوی (م۱۱۷۶ھ) —— (۲) قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م۱۲۲۵ھ) —— (۳) ۱۱۰۰تا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م۱۲۳۹ھ) —— (۴) امام شوکانی (م۱۲۵۰ھ) —— (۵) علامہ محمود آلوسی (م۱۲۷۰ھ) —— (۶) مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م۱۳۰۷ھ)

طبقہ یازدہم

الف: (۱) مولانا اشرف علی تھانوی (م۱۳۶۲ھ) —— (۲) شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م۱۳۶۸ھ) —— (۳) مولانا شبیر احمد عثمانی (م۱۳۶۹ھ) —— (۴) مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیالکوٹی (م۱۳۷۵ھ) —— (۵) مولانا ابوالکلام آزاد (م۱۳۷۷ھ) —— (۶) مولانا احمد علی لاہور (م۱۳۸۱ھ) —— (۷) مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی (م۱۳۸۵ھ) —— (۸) مولانا عبدالستار محدث دہلوی (م۱۳۸۶ھ) —— (۹) مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی (م۱۳۹۶ھ) —— (۱۰) مولانا عبدالماجد دریا آبادی (م۱۳۹۹ھ) —— (۱۱) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (م۱۳۹۹ھ) —— (۱۲) مولانا محمد حنیف ندوی (م۱۴۰۸ھ)

ب: (۱) مولانا امین احسن اصلاحی (۲) مولانا محمد عبدہ الفلاح (۳) حافظ صلاح الدین یوسف (۴) مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری (۵) مولانا عزیز زبیدی (۶) مولانا محمد بن محمد اسماعیل سلفی

تراجمِ قرآن مجید

قرآن مجید کے ترجمہ کی طرف علمائے اہلحدیث نے خاص توجہ دی۔ چنانچہ فارسی، اردو اور پنجابی میں بامحاورہ اور تحت اللفظ ترجمے کئے گئے۔

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے بزبان فارسی قرآن مجید کا ترجمہ بنام فتح الرحمٰن کیا اور اس کے بعد ان کے دو صاحبزادگان مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی (م۱۲۴۳ھ) نے اردو زبان بامحاورہ ترجمہ کیا۔ اور اس پر مختصر حواشی بنام موضح القرآن رقم فرمائے۔ اس ترجمہ کے بعد مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی (م۱۲۴۹ھ) قرآن مجید کا تحت اللفظ ترجمہ کیا۔

ان تراجم کے بعد جن علمائے اہلحدیث نے قرآن مجید کے بامحاورہ اردو زبان میں تراجم کئے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

مولانا حافظ نذیر احمد خان (م۱۳۳۵ھ) —— مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م۱۳۳۸ھ) —— مولانا عبدالوہاب (م۱۳۵۱ھ) —— مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (م۱۳۶۷ھ) اور مولانا محمد بن ابراہیم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوناگڑھی (م ۱۹۴۱ء)

حواشی قرآن مجید

علمائے اہلحدیث نے قرآن مجید کے مختصر اور طویل حواشی سلفی اور فقہی انداز سے بھی کئے۔ یہ حواشی عربی زبان میں بھی کئے گئے اور اردو زبان میں بھی رقم فرمائے۔ ان حواشی کی تفصیل درج ذیل ہے:

مولانا محمد بن عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۳ھ) نے تفسیر جامع البیان کا بزبان عربی حاشیہ لکھا۔

مولانا احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) نے احسن الفوائد کے نام سے قرآن مجید کا حاشیہ سلفی انداز میں رقم فرمایا اور اس تین تراجم (ترجمہ فتح الرحمٰن از شاہ ولی اللہ دہلوی (فارسی)، ترجمہ تحت اللفظ از مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی اور ترجمہ بامحاورہ اردو از مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی) نقل کئے۔

مولانا حمید اللہ سرواہ والے (م ۱۳۳۰ھ) نے حاشیہ قرآن مجید لکھا۔ اس قرآن مجید میں ترجمہ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی کا ہے اور حواشی احادیث و آثار سے مستفاد ہیں۔

مولانا محمد عبدہ الفلاح نے قرآن مجید کے حواشی سلفی انداز میں مرتب فرمائے۔ اس قرآن مجید میں دو ترجمے نقل کئے گئے ہیں۔ ایک ترجمہ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی کا ہے اور دوسرا ترجمہ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی کا ہے۔ یہ ترجمہ اشرف الحواشی کے نام سے طبع ہوا۔

مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب نے قرآن مجید کے لئے حواشی بنام احسن البیان لکھے ہیں اور اس پر نظرثانی مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری نے کی ہے یہ حاشیہ سلفی انداز سے لکھا گیا ہے جسے مکتبہ دارالسلام لاہور نے شائع کیا ہے۔

علمائے اہلحدیث کی تفسیری خدمات

علمائے اہلحدیث نے تفاسیر قرآن مجید کے سلسلہ میں جو علمی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔ علمائے اہلحدیث نے عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبان میں قرآن مجید کی تفاسیر لکھی ہیں۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ)

محی السنۃ امیر الملک مولانا سید نواب صدیق حسن خاں قنوجی کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں آپ مولانا اولاد حسن خاں قنوجی (م ۱۲۵۳ھ) کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ آپ کے بڑے بھائی مولانا احمد حسن عرشی (م ۱۲۷۷ھ) تھے۔ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں ۱۹ جماد الاولیٰ ۱۲۴۸ھ اپنے ننھیال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بانس بریلی میں پیدا ہوئے۔ صدر الافاضل مفتی صدر الدین دہلوی، مولانا شیخ عبدالحق محدث بنارسی (م۱۲۷۸ھ)، مولانا شاہ محمد یعقوب دہلوی (م۱۲۸۳ھ) اور علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانی (م۱۳۲۷ھ) سے جملہ علوم اسلامیہ دینیہ میں تعلیم حاصل کی اور ۲۱ سال میں جملہ علوم متداولہ سے فراغت پائی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ بسلسلہ معاش بھوپال اور ٹونک میں گزارے۔ آخر آپ نے بھوپال کو اپنا مسکن بنایا۔ والیہ ریاست نواب شاہ جہاں بیگم صاحبہ سے آپ کا نکاح ہوا۔ تو بھوپال علم و فن کا مرکز بنا۔ حضرت نواب صاحب نے جید علمائے کرام کو بھوپال میں جمع کیا۔ جنہوں نے کتاب و سنت کی قابل قدر علمی خدمات سرانجام دیں۔مولانا قاضی محمد بشیر الدین قنوجی (م۱۲۷۳ھ)، مولانا قاضی محمد مچھلی شہری (م۱۳۳۰ھ)، مولانا سلامت اللہ جے راج پوری (م۱۳۲۲ھ)، مولانا محمد بشیر سہسوانی (م۱۳۲۶ھ) اور علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری (م۱۳۲۷ھ) بھوپال میں اقامت گزین تھے۔

علامہ سید سلیمان ندوی (م۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں:

> "بھوپال ایک زمانہ تک علماء حدیث کا مرکز رہا۔ قنوج، سہوان اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہل علم اس ادارہ میں کام کر رہے تھے۔شیخ حسین عرب یمنی ان سب کے سرخیل تھے" (۱۴)

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے جب ریاست کا انتظام سنبھالا، تو بھوپال میں متعدد دینی مدارس قائم کئے۔ مولانا سلامت اللہ جے راج پوری ان مدارس کے انچارج تھے۔ نواب صاحب مرحوم نے تصنیف و تالیف کی طرف توجہ کی۔ آپ نے تفسیر، اصول تفسیر، شرح حدیث، عقائد، فقہ، تردید تقلید، سیاست، تاریخ و سیر، مناقب، علوم و ادب، اخلاق، تردید شیعیت اور تصوف پر ۲۲۲ کتابیں بزبان عربی، فارسی اور اردو لکھیں۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے ۲۹ جمادی الاخری ۱۳۰۷ھ / ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء بھوپال میں انتقال کیا۔

تفسیری خدمات

○ ۱۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن (عربی) طبع بھوپال ۴ جلد، طبع مصر ۱۰ جلد، ۱۳۰۰ھ

اس تفسیر میں الفاظ قرآن کی لغوی تشریح اور صرفی و نحوی تحقیق کی گئی ہے اور اس کے علاوہ اعجاز القرآن، اردو فصاحت و بلاغت کے ہر پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے۔

○ ۲۔ نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام (عربی) طبع لکھنؤ ۱۲۹۲ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب میں قرآن مجید کی ۲۳۶ آیات احکام کی تفسیر فقہی انداز میں کی گئی ہے۔

○ ۳۔ افادۃ الشیوخ بقدر الناسخ والمنسوخ (فارسی) طبع کان پور ۱۲۸۸ھ

اس کتاب میں نسخ کے معنی و احکام اور بعض آیات کے نسخ سے متعلق علمائے کرام کے اختلاف کا ذکر کیا ہے۔

○ ۴۔ تذکیر الکل بتفسیر الفاتحہ و اربع قل (اردو) طبع و سن اشاعت ندارد

اس کتاب میں سورہ فاتحہ، سورہ کافرون، سورہ اخلاص اور سورہ فلق و ناس کی تفسیر لکھی ہے۔

○ ۵۔ الاکسیر فی صول التفسیر (فارسی) طبع کان پور ۱۲۹۱ھ

یہ کتاب ایک مقدمہ در مقصد اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں تفسیر کے لغوی و شرعی معنی کی تحقیق ہے۔ مقصد اول میں علم تفسیر کے اصول کا بیان ہے۔ اور مقصد دوم میں ۱۳۰۰ تفاسیر اور ان کے مؤلفین کا ذکر ہے۔

○ ۶۔ ترجمان القرآن بلطائف البیان (اردو)، ۱۵ جلد طبع دہلی و آگرہ ۱۳۰۶ھ تا ۱۳۱۴ھ

یہ تفسیر ۱۵ جلدوں میں ہے۔ اس میں پہلی ۶ جلدیں از سورہ فاتحہ تا سورہ کہف اور سورہ ملک تا سورہ والناس ایک جلد (کل ۷ جلد) حضرت نواب صاحب مرحوم و مغفور نے لکھیں۔ نواب صاحب مرحوم نے یہ تفسیر ۱۳۰۲ھ میں لکھنا شروع کی۔ اور ۱۳۰۶ھ تک آپ نے ۷ جلدیں مکمل کیں۔ کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ بقیہ ۸ جلدیں مولانا ذوالفقار احمد بھوپالی نے لکھیں۔ مولانا ذوالفقار احمد حضرت محی السنہ کے شاگرد تھے اور مستقل طور پر ان کا قیام نواب صاحب کے ہاں تھا۔ یہاں تک کہ جب نواب صاحب نے رحلت فرمائی تو مولانا ذوالفقار احمد اس وقت نواب صاحب کے پاس موجود تھے۔

مولانا ذوالفقار احمد نے حضرت نواب صاحب کے فرزند اصغر مولانا سید نواب علی حسن خاں (م۱۳۵۶ھ) کے ارشاد پر ترجمان القرآن کی بقیہ جلدیں مکمل کیں۔ مولانا ذوالفقار احمد مرحوم خود لکھتے ہیں:

> "میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرکے ۲۳ صفر ۱۳۰۸ھ سے لکھنا شروع کیا اور ۱۵ ذی قعدہ ۱۳۱۵ھ کو ترجمان القرآن کی ۸ جلدیں مکمل کرلیں۔" (۱۵)

مولانا ذوالفقار احمد نے اپنی تحریر کردہ ہر سورہ کی تفسیر کو ایک کتاب کی مثل تصور کرکے ہر سورہ کا نام جدا جدا لکھا ہے۔

جلد ہفتم

(۱)۔ الدر المنظم فی تفسیر سورۃ مریم، (۲)۔ ابتسام الزہر الریاحانی تفسیر سورہ طٰہٰ، (۳) نزہتہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاصفیاء فی تفسیر سورۃ الانبیاء

جلد ہشتم

(۴)- الحج والثج فی تفسیر سورۃ الحج (۵)- فلاح الموقنین فی تفسیر سورۃ المؤمنین

جلد نہم

(۶)- کشف السقور عن وجہ تفسیر سورۃ النور (۷)- رحمۃ الرحمٰن فی تفسیر سورۃ الفرقان، (۸)- اتحاف النبلاء فی تفسیر سورۃ الشعراء

جلد دہم

(۹)- جمع الشمل فی تفسیر سورہ النمل، (۱۰) احسن القصص فی تفسیر سورہ القصص، (۱۱)- نزول الرحموت فی تفسیر سورہ العنکبوت، (۱۲) الجوہر المنظوم فی تفسیر سورہ روم

جلد یازدہم

(۱۳)- مواہب الرحمٰن فی تفسیر سورہ لقمان، (۱۴)- اقتحام النجدۃ لتفسیر سورہ الم تنزیل السجدہ، (۱۵)- ہدیہ اولی الالباب فی تفسیر سورۃ الاحزاب، (۱۶)- نسیم الصبا فی تفسیر سورۃ سبا، (۱۷) قرۃ الناظر فی تفسیر سورۃ فاطر

جلد دوازدہم

(۱۸) انتباہ الاولین فی تفسیر سورۃ یٰسین، (۱۹)- الکلمات التامات فی تفسیر سورۃ صافات، (۲۰)- نفع العباد فی تفسیر سورۃ ص، (۲۱)- نظم الدرر فی تفسیر سورۃ الزمر، (۲۲)- نزہتہ الخاطر فی تفسیر سورۃ غافر (مومن)

جلد سیزدہم

(۲۳)- انجاد النجلہ فی تفسیر السجدہ، (۲۴) حسن الارتشاف فی تفسیر سورۃ حم عسق (شوریٰ)، (۲۵) الروض الالف فی تفسیر سورہ زخرف، (۲۶) منحۃ المنان فی تفسیر سورۃ الدخان، (۲۷) منحہ الغاشیہ فی تفسیر سورۃ الجاثیہ، (۲۸) حسن الایقاف فی تفسیر سورۃ الاحقاف، (۲۹) القول المسدد فی تفسیر سورۃ محمد، (۳۰) فصح الصفح فی تفسیر سورۃ الفتح، (۳۱) اقرب القربات فی تفسیر الحجرات

جلد چہاردہم

(۳۲)- الاستظاف فی تفسیر سورۃ قاف، (۳۳) الباقیات الجاریات فی تفسیر سورۃ والذاریات،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۴) اشفۃ النهور فی تفسیر سورة والطور، (۳۵) البدر المنعم فی تفسیر سورة النجم، (۳۶) الزمرفی تفسیر سورة القمر، (۳۷) الروح والریحان فی تفسیر سورة الرحمٰن، (۳۸) الانوار الساطعہ فی تفسیر سورہ الواقعہ، (۳۹) القول السدید فی تفسیر سورہ الحدید، (۴۰) حسن المقاولہ فی تفسیر سورة المجادلہ، (۴۱) نشر النشر فی تفسیر سورہ الحشر، (۴۲) المنقۃ الموتمنۃ فی تفسیر سورة الممتحنہ، (۴۳) صف الرف فی تفسیر سورہ الصف، (۴۴) نور المعو فی تفسیر سورة الجمعہ، (۴۵) تنبیہ المومنین فی تفسیر سورة والمنافقین، (۴۶) حسن التراغن فی تفسیر سورہ التغابن، (۴۷) رفع الطلاق فی تفسیر سورہ الطلاق، (۴۸) الدر النظیم فی تفسیر سورة التحریم[۱۶]

مولانا محمد صاحب (ساکن کھڈیاں) نے بھی ترجمان القرآن کا تکملہ حضرت نواب صاحب مرحوم کے طریقہ پر لکھنا شروع کیا تھا۔ جس کی غالباً تین جلدیں مطبع محمدی لاہور سے شائع ہوئی تھیں۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ مولانا محمد مرحوم نے یہ تفسیر مکمل کی تھی یا نہیں۔

تفسیر ترجمان القرآن میں حضرت نواب صاحب نے آیات کا ترجمہ اور فوائد موضح القرآن از مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی سے لئے ہیں اور بقیہ مطالب تفسیر ابن کثیر، تفسیر فتح القدیر اور تفسیر فتح البیان سے اخذ کئے ہیں۔ تفسیر میں قرآن مجید، احادیث نبی اور اقوال صحابہ و تابعین اور لغات عرب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔[۱۷]

مولانا محمد ابراہیم آروی (م۱۳۱۹ھ)

مولانا محمد ابراہیم آروی کا شمار ممتاز علماء اہلحدیث میں ہوتا ہے۔ آپ شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (م۱۳۲۰ھ) کے ممتاز تلامذہ میں سے تھے۔ عارف باللہ مولانا عبداللہ غزنوی (م۱۲۹۸ھ) سے بھی اکتساب فیض کیا تھا۔ آپ کا شمار برصغیر کے مشہور واعظین میں ہوتا تھا۔ آپ کی تقریر بڑی موثر ہوتی۔ آپ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ "مدرسہ احمدیہ" آرہ کا قیام تھا۔ یہ مدرسہ ہر لحاظ سے منفرد حیثیت کا حامل تھا۔ اس مدرسہ میں انگریزی تعلیم اور جہاد کی ابتدائی تیاریوں کی طرف بھی توجہ دی گئی تھی۔ یہ مدرسہ بقول مولوی ابو یحییٰ امام خان نوشہروی (م۱۹۶۶ء) اہلحدیث بہار کی یونیورسٹی تھی۔ جس میں تمام حصص ملک کے طلباء حاضر رہتے۔[۱۸] سید سلیمان ندوی (م۱۳۷۳ھ) فرماتے ہیں مولانا محمد ابراہیم آروی نے سب سے پہلے عربی تعلیم اور عربی مدارس میں اصلاح کا خیال قائم کیا اور مدرسہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔[۱۹]

مولانا محمد ابراہیم آروی صوفی، واعظ، مدرس، ماہر تعلیم، منتظم اور مجاہد ہونے کے علاوہ بہت اچھے مصنف بھی تھے اور ان کو تفسیر، حدیث اور فقہ پر مکمل دسترس حاصل تھی اور اس کے علاوہ علم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعراب، علم صرف و نحو، اور عربی ادب اور فارسی میں بھی مکمل دستگاہ رکھتے تھے۔

مولانا محمد ابراہیم آروی نے ۶ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ بحالتِ احرام مکہ مکرمہ میں انتقال کیا اور جنت المعلی میں دفن ہوئے۔[۲۰]

تفسیری خدمات

۱۔ تفسیر خلیلی (اردو) ۴ جلد، طبع بانکی پور پٹنہ ۱۳۰۹ھ

اس کتاب میں سورۂ فاتحہ پارہ اول و دوم اور پارہ ۲۹، ۳۰ کی تفسیر ہے۔

۲۔ ترجمہ اردو تفسیر ابن کثیر، یہ تفسیر طبع نہیں ہوسکی۔

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م ۱۹۳۰ء)

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م ۱۹۳۰ء) جماعت اہلحدیث کے ممتاز عالم دین تھے۔ وہ علم و عمل کا ایک عجب امتزاج اور دین و دنیا کی جامعیت کا نادر موقع تھے۔ ریاست پٹیالہ میں سیشن جج تھے۔ ان کی ساری زندگی اسلامی طرز پر گزری۔ عمائدین ریاست بھی ان کا احترام کرتے تھے۔

قاضی محمد سلیمان منصورپوری کو جملہ علوم اسلامیہ و دینیہ میں تبحر حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ ادیان باطلہ پر بھی مکمل دسترس حاصل تھی۔ قادیانیت اور عیسائیت کی تردید میں آپ نے جو کتابیں لکھیں۔ آج تک عیسائی و قادیانی مصنفین ان کا جواب نہیں دے سکے۔ آپ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ آپ کی کتاب "رحمۃ للعالمین" ہے۔ جو سیرت نبوی پر ایک بہترین اور لاجواب کتاب ہے۔ برصغیر کے ممتاز اہل قلم نے اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا مودودی اور مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اس کتاب کی بہت تعریف و توصیف کی ہے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے رحمۃ للعالمین کو اپنی پسندیدہ کتابوں میں شمار کیا ہے۔

قاضی صاحب نے ۱۹۳۰ء میں حج بیت اللہ سے واپسی پر بحری جہاز میں انتقال کیا۔ تفسیر میں سورۂ یوسف کی تفسیر بنام الجمال والکمال، لکھی۔ جو پہلی بار پٹیالہ سے شائع ہوئی۔ اور اس کے بعد متعدد بار لاہور سے شائع ہوچکی ہے۔ اس تفسیر میں قاضی صاحب نے عربی الفاظ کی تشریح اور حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد کا جغرافیائی اور سیاسی پس منظر بیان کیا ہے۔

مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ)

مولانا سید احمد حسن دہلوی کا شمار مشہور علمائے اہلحدیث میں ہوتا ہے۔ آپ ایک اعلیٰ پایہ کے مفسر اور محدث تھے۔ ۱۲۵۸ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ میاں صاحب سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان ہی کے مدرسہ میں تدریس اور فتویٰ نویسی آپ کے سپرد ہوئی۔ آپ کی شادی مولانا حافظ نذیر احمد خاں (مترجم قرآن مجید) کی صاحبزادی سے ہوئی اور انہوں نے آپ کو حیدر آباد دکن میں ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر تعینات کرایا اور آپ کا مشاہرہ ۸ سو روپے ماہوار مقرر ہوا۔ اتنے اونچے عہدہ پر فائز ہونے کے بعد آپ دینی و علمی خدمات میں مصروف رہے۔

مولانا احمد حسن نے ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ / ۹ مارچ ۱۹۲۰ء کو انتقال کیا!!

تفسیری خدمات

۱۔ تفسیر آیات الاحکام من کلام رب الانام (اردو) طبع دہلی ۱۹۲۱ء

اس کتاب میں سورہ بقرہ کی آیات الاحکام کی تفسیر ہے۔

۲۔ تفسیر احسن التفاسیر (اردو)، ۷ جلد اس تفسیر میں مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی کے ترجمہ کے بعد احادیث و آثار کا ذکر کیا اور اس میں تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن جریر اور تفسیر فتح البیان سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر پہلی بار دہلی سے شائع ہوئی۔ ۱۳۰۷ھ میں مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (م ۱۹۸۷ء) نے اس تفسیر کو اپنے اشاعتی ادارہ المکتبہ السلفیہ لاہور سے شائع کیا۔ اس تفسیر کی چند خصوصیات یہ ہیں:

۱۔ یہ تفسیر مسلمہ سلفی تفاسیر کا مرقع ہے۔

۲۔ آیات کے شان نزول کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ عقائد، عبادات، اور روز مرہ کے معاملات زندگی میں قرآن مجید کے احکام و مسائل کی تفصیل، احادیث و آثار کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے گویا اس تفسیر کو احکام القرآن کی حیثیت بھی حاصل ہے۔

۴۔ تفسیر کے شروع میں ایک جامع، علمی و تحقیقی مقدمہ ہے، جو اصول تفسیر کے نفیس مباحث پر مشتمل ہے۔

اشاعتِ ثانی میں مولانا محمد عطاء اللہ حنیف نے درج ذیل اضافے کیے ہیں:

۱۔ شانِ نزول اور آیات کی تفسیر میں فاضل مولف جس قدر مرفوع احادیث لائے ہیں، ان کی تخریج (مع رقم صفحات، کتب) کردی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی استفادی حیثیت پہلے سے بہت بلند ہوگئی ہے۔

۲۔ تخریج کے علاوہ بعض خاص مواقع پر مفید علمی حواشی کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ جو گو مختصر ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن بہت جامع ہیں۔

۳۔ طباعت کا سابقہ انداز بدل کر قرآن مجید کا ترجمہ بین السطور اور اس کے ساتھ ساتھ آیات کے نمبر دیئے ہیں۔ نیچے تفسیر کر دی گئی ہے۔

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری (م۱۳۶۷ھ)

شیخ الاسلام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری مستغنی عن التعارف ہیں۔ آپ بیک وقت ایک کامیاب عالم، عظیم خطیب، بلند مرتبہ نقاد صحافی، اور بہت عمدہ مفسر اور مصنف تھے۔ فن مناظرہ کے امام تھے اور فن مناظرہ میں برصغیر کے ممتاز اور جید علمائے کرام نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مناظرہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کا کوئی عالم ہم پلہ نہیں ہے۔[21]

علامہ سید رشید مصری (م۱۳۵۴ھ) نے اپنے مجلّہ المنار قاہرہ (مصر) میں لکھا کہ "مولانا ثناء اللہ اسلام اور مسلمانوں کے وکیل ہیں۔ اور ان کے زہد و تقویٰ کو دیکھ کر آدمی کہہ سکتا ہے کہ وہ عام آدمی نہیں ہیں۔ بلکہ اجل الٰہی ہیں۔"[22]

برصغیر میں جب بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی تحریری یا تقریری سازش ہوتی تو اس سازش کو بے نقاب کرنے کے لئے سب سے پہلے جو ہستی میدان میں آئی تھی، وہ آپ ہی کی ہوتی۔ آریہ سماجیوں اور عیسائیوں نے جب بھی اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں ہرزہ سرائی کی تو آپ سب سے پہلے اس کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے میدان میں آتے۔ اس کا ثبوت آپ کی تصنیفات اسلام اور مسیحیت، جوابات نصاریٰ، تحریفات بائبل، حق پرکاش، ترک اسلام، کتاب الرحمٰن اور مقدس رسول سے مل سکتا ہے۔

قادیانی گروہ کے خلاف آپ نے جو قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ تاریخ تحفظ ختم نبوت کا انتہائی درخشاں اور سنہری باب ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء/۱۳۶۷ھ کو سرگودھا میں انتقال کیا۔

تفسیری خدمات

تفسیر قرآن کے سلسلہ میں آپ نے جو علمی خدمات سرانجام دیں۔ ان کی تفصیل یوں ہے۔

۱۔ تفسیر ثنائی (اردو)، ۸ جلد

۲۔ برہان التفاسیر برائے اصلاح سلطان التفاسیر (اردو)

۳۔ مقدمہ تفسیر آیات متشابہات (اردو)

۴۔ تفسیر بالرائے (اردو)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر (اردو)

۶- تفسیر سورۂ یوسف اور تحریف بائبل (اردو)

۷- تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی)

۸- بیان الفرقان علی علم البیان (عربی)

تفسیر ثنائی (اردو (۸ جلد)

یہ تفسیر خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اس کا ترجمہ بامحاورہ اور عام فہم ہے۔ الفاظ قرآن کی تشریح بہت عمدہ کی گئی ہے۔ اور آیات قرآن کے باہمی ربط پر بھی توجہ کی گئی ہے۔ مخالفین اسلام کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ شروع میں ایک جامع مقدمہ ہے۔ جس میں صاحب قرآن آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ثبوت مختلف مذاہب کی کتابوں سے دیا گیا ہے۔

برہان التفاسیر برائے اصلاح سلطان التفاسیر (اردو)

یہ تفسیر کتابی صورت میں شائع نہیں ہو سکی۔ اہلحدیث امرتسر میں ۸۰ قسطوں میں (۱۷ مئی ۱۹۳۲ء تا ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء) شائع ہوئی۔ یہ تفسیر پادری سلطان محمد کی تفسیر سلطان التفاسیر کے جواب میں ہے۔ یہ پہلے پارہ کی تفسیر ہے۔ مولانا امرتسری مرحوم نے اس تفسیر میں یہ طریقہ اختیار کیا تھا۔ کہ ہر رکوع کی تفسیر قرآن و حدیث سے کرتے اور اس کے بعد دوسرے اصحاب تفسیر خصوصاً عیسائی، منکرین حدیث اور قادیانی حضرات کی تفاسیر پر نقد و تبصرہ فرماتے ہیں۔

مقدمہ تفسیر آیات متشابہات (اردو)

اس کتاب میں صفات باری تعالیٰ اور حروف مقطعات کے معنی و مطالب، اقوال سلف اور لغت عرب کی مدد سے واضح کیے ہیں اور آیات متشابہات کی بھی توضیح کی ہے۔ یہ کتاب مولانا امرتسری کے تفسیر ثنائی (اردو) اور تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) کا مقدمہ ہے۔

تفسیر بالرائے (اردو) طبع امرتسر ۱۳۵۸ھ

یہ تفسیر سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے۔ اور اس تفسیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تفسیر "خزینۃ العرفان" مولوی مقبول احمد شیعی کے ترجمہ قرآن معہ حواشی، مولوی احمد الدین امرتسری نیچری کی تفسیر "بیان للناس" مرزا محمود قادیانی کے تفسیری نوٹ، شیخ بہاء اللہ ایرانی کی چند آیات کا ترجمہ، خواجہ حسن نظامی دہلوی کی تحریفات، ترجمہ قرآن مولوی احمد رضا بریلوی معہ حواشی مولوی نعیم الدین مراد آبادی کے چند مقامات کو بطور نمونہ دکھا کر اصلاح کی گئی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...ش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر طبع امرتسر ۱۹۴۱ء

یہ کتاب مرزا محمود قادیانی کی تفسیر کبیر (سورۂ یونس تا سورۂ کہف) کے جواب میں ہے۔ قادیانی ...صنف نے اپنی کتاب میں جو غلطیاں کی ہیں، مولانا امرتسری نے ان کی نشاندہی کی ہے۔

...تفسیر سورہ یوسف اور تحریف بائبل، طبع امرتسر ۱۹۴۴ء

یہ کتاب سورہ یوسف کی تفسیر ہے اور ساتھ ہی بائبل کے بیان متعلقہ حضرت یوسف علیہ السلام ...ے اس کا تقابل کیا گیا ہے اور تحریف بائبل کا ثبوت بھی پیش کیا گیا ہے۔

...تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) و طبع امرتسر ۱۳۲۰ھ

اس تفسیر میں آپ نے ہر آیت کی تفسیر آیات قرآن سے کی ہے۔ اور آیات کے شان نزول ...کرنے میں انہیں واقعات کو بیان کیا گیا ہے جو صحیح سندوں سے مروی ہیں اور مخالفین اسلام کے ...عتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ مولانا مرحوم نے آیات صفات وغیرہ میں ...سلفی عقائد کی بجائے تاویل کی راہ اختیار کی ہے۔

اس تفسیر کی بعض علمائے اسلام نے بہت تعریف و توصیف کی ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے ...س پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" اس قابل ہے کہ اس کو نصاب درس ...میں شامل کیا جائے۔[۲۳]

...بیان الفرقان علی علم البیان (عربی) طبع امرتسر ۱۳۵۳ھ

یہ تفسیر سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ پر مشتمل ہے۔ اس کے شروع میں علم معانی، بیان اور بیع کے ...۱۷۲ قواعد کا ذکر ہے۔ حواشی میں اس کی مثالیں قرآن مجید سے پیش کی گئی ہیں۔ اس تفسیر میں قرآن مجید ...کی عظمت، فصاحت، بلاغت اور سحربیانی کو اجاگر کیا گیا ہے۔

...مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ)

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ آپ جماعت اہلحدیث کے گل سرسید ...جید عالم دین، شعلہ نوا خطیب، مفسر قرآن، مشہور مناظر، علم و فضل اور زہد و ورع کے پیکر، ...نہایت ذہین و فطین، جامع معقول و منقول اور منبع علم و فضیلت تھے۔ قادر الکلام اور فصیح اللسان تھے۔ ...علوم قدیم اور علوم جدیدہ سے مکمل واقفیت تھی۔ ۱۸۷۴ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس ...کرنے کے بعد دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔ علوم دینیہ کی تعلیم مولانا غلام حسن سیالکوٹی، مولانا ...حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی اور شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر (اردو)

۶- تفسیر سورۂ یوسف اور تحریف بائیبل (اردو)

۷- تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی)

۸- بیان الفرقان علی علم البیان (عربی)

تفسیر ثنائی (اردو ۸ جلد)

یہ تفسیر خاص اہمیت کی حامل ہے- اس کا ترجمہ بامحاورہ اور عام فہم ہے- الفاظ قرآن کی تشریح بہت عمدہ کی گئی ہے- اور آیات قرآن کے باہمی ربط پر بھی توجہ کی گئی ہے- مخالفین اسلام کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے- شروع میں ایک جامع مقدمہ ہے- جس میں صاحب قرآن آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ثبوت مختلف مذاہب کی کتابوں سے دیا گیا ہے-

برہان التفاسیر برائے اصلاح سلطان التفاسیر (اردو)

یہ تفسیر کتابی صورت میں شائع نہیں ہوسکی- اہلحدیث امرتسر میں ۸۰ قسطوں میں (۱۷ مئی ۱۹۳۲ء تا ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء) شائع ہوئی- یہ تفسیر پادری سلطان محمد کی تفسیر سلطان التفاسیر کے جواب میں ہے- یہ پہلے پارہ کی تفسیر ہے- مولانا امرتسری مرحوم نے اس تفسیر میں یہ طریقہ اختیار کیا تھا- کہ ہر رکوع کی تفسیر قرآن و حدیث سے کرتے اور اس کے بعد دوسرے اصحاب تفسیر خصوصاً عیسائی، منکرین حدیث اور قادیانی حضرات کی تفاسیر پر نقد و تبصرہ فرماتے ہیں-

مقدمہ تفسیر آیات متشابہات (اردو)

اس کتاب میں صفات باری تعالیٰ اور حروف مقطعات کے معنی و مطالب، اقوال سلف اور لغت عرب کی مدد سے واضح کئے ہیں اور آیات متشابہات کی بھی توضیح کی ہے- یہ کتاب مولانا امرتسری کے تفسیر ثنائی (اردو) اور تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) کا مقدمہ ہے-

تفسیر بالرائے (اردو) طبع امرتسر ۱۳۵۸ھ

یہ تفسیر سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے- اور اس تفسیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تفسیر "خزینۃ العرفان" مولوی مقبول احمد شیعی کے ترجمہ قرآن معہ حواشی، مولوی احمد الدین امرتسری نیچری کی تفسیر "بیان للناس" مرزا محمود قادیانی کے تفسیری نوٹ، شیخ بہاء اللہ ایرانی کی چند آیات کا ترجمہ، خواجہ حسن نظامی دہلوی کی تحریفات، ترجمہ قرآن مولوی احمد رضا بریلوی معہ حواشی مولوی نعیم الدین مراد آبادی کے چند مقامات کو بطور نمونہ دکھا کر اصلاح کی گئی ہے-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر طبع امرتسر ۱۹۴۱ء

یہ کتاب مرزا محمود قادیانی کی تفسیر کبیر (سورۂ یونس تا سورۂ کہف) کے جواب میں ہے۔ قادیانی مصنف نے اپنی کتاب میں جو غلطیاں کی ہیں، مولانا امرتسری نے ان کی نشاندہی کی ہے۔

تفسیر سورہ یوسف اور تحریف بائبل، طبع امرتسر ۱۹۴۴ء

یہ کتاب سورہ یوسف کی تفسیر ہے اور ساتھ ہی بائبل کے بیان متعلقہ حضرت یوسف علیہ السلام سے اس کا تقابل کیا گیا ہے اور تحریف بائبل کا ثبوت بھی پیش کیا گیا ہے۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) و طبع امرتسر ۱۳۲۰ھ

اس تفسیر میں آپ نے ہر آیت کی تفسیر آیات قرآن سے کی ہے۔ اور آیات کے شان نزول کرنے میں انہیں واقعات کو بیان کیا گیا ہے جو صحیح سندوں سے مروی ہیں اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ مولانا مرحوم نے آیات صفات وغیرہ میں سلفی عقائد کی بجائے تاویل کی راہ اختیار کی ہے۔

اس تفسیر کی بعض علمائے اسلام نے بہت تعریف و توصیف کی ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" اس قابل ہے کہ اس کو نصاب درس میں شامل کیا جائے۔[۴۳]

بیان الفرقان علی علم البیان (عربی) طبع امرتسر ۱۳۵۳ھ

یہ تفسیر سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ پر مشتمل ہے۔ اس کے شروع میں علم معانی، بیان اور بیع کے ۱۷ قواعد کا ذکر ہے۔ حواشی میں اس کی مثالیں قرآن مجید سے پیش کی گئی ہیں۔ اس تفسیر میں قرآن مجید کی عظمت، فصاحت، بلاغت اور سحر بیانی کو اجاگر کیا گیا ہے۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ)

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ آپ جماعت اہلحدیث کے گل سرسید جید عالم دین، شعلہ نوا خطیب، مفسر قرآن، مشہور مناظر، علم و فضل اور زہد و ورع کے پیکر، نہایت ذہین و فطین، جامع معقول و منقول اور منبع علم و فضیلت تھے۔ قادر الکلام اور فصیح اللسان تھے۔ علوم قدیم اور علوم جدیدہ سے مکمل واقفیت تھی۔ ۱۸۷۴ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔ علوم دینیہ کی تعلیم مولانا غلام حسن سیالکوٹی، مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی اور شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کی۔ تفسیر قرآن سے آپ کو خاص شغف تھا۔

مولانا محمد ابراہیم نے ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء کو سیالکوٹ میں انتقال کیا۔

تفسیری خدمات

مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی نے جو تفسیری خدمات انجام دیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ تفسیر واضح البیان: یہ سورہ فاتحہ کی ضخیم تفسیر ہے اور ۴۸۸ بڑے صفحات پر محیط ہے۔ اتنی بڑی جامع و علمی اور تحقیقی تفسیر اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔

۲۔ ریاض الحسنات: اس کتاب میں سورہ سجدہ، یٰسین، ملک، نوح اور مزمل کی تفسیر ہے۔

۳۔ تفسیر سورۂ کہف

۴۔ تفسیر تبصرالرحمٰن پارہ اول، دوم، سوم

۵۔ احسن الخطاب فی تفسیر فاتحہ الکتاب: (سورہ فاتحہ کی مختصر تفسیر)

۶۔ تفسیر سورۂ ثلاثہ (مشتمل بر راس البیان فی تفسیر سورہ الرحمٰن۔ انوار الساطعہ فی تفسیر سورۃ الواقعہ، نجم الہدیٰ فی تفسیر سورۃ النجم)

۷۔ الدرالنظیم فی تفسیر بعض سورہ القرآن العظیم: اس کتاب میں ۱۳ سورتوں کی تفسیر ہے۔ یعنی سورۃ السجدہ، یٰسین، ملک، نوح، مزمل، حجرات، قٓ، بلد، بینہ، عصر، فیل، قریش اور کوثر

۸۔ شہادۃ القرآن (۲ جلد): یہ کتاب صرف آیت قرآنی ﴿ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ ﴾ کی تفسیر ہے۔ جو مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایسی گواہی ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مردہ بتانے والے بھی ﴿ کَذٰلِکَ یُحْیِ اللّٰہُ الْمَوْتٰی وَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴾ پکار اٹھے۔[۲۶]

مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ)

آپ جماعت اہلحدیث کے مشہور عالم تھے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ صحاح ستہ بشمول موطا امام مالک کا اردو میں ترجمہ ہے۔ مولانا وحید الزمان جملہ علوم اسلامیہ و دینیہ کے متبحر عالم تھے۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کی نظر وسیع تھی۔ مولانا وحید الزمان ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۰ء میں کان پور میں پیدا ہوئے۔

مولانا وحید الزمان نے جن اساتذہ کرام سے علوم متداولہ کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے نام یہ ہیں۔

مولانا مفتی محمد عنائت احمد کاکوروی (م ۱۲۷۹ھ)، مولانا محمد سلامت اللہ کانپوری (م ۱۲۸۱ھ)، مولانا محمد بشیر الدین قنوجی (م ۱۲۷۳ھ)، مولانا عبدالحی فرنگی محلی (م ۱۳۰۴ھ)، مولانا لطف اللہ علی گڑھی (م ۱۳۳۴ھ)، مولانا عبدالحق بن فضل اللہ بنارسی (م ۱۲۸۶ھ)، مولانا عبدالعزیز محدث لکھنوی (م ۱۲۷۷ھ)، شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) اور علامہ شیخ حسین بن محسن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاری الیمانی (م ۱۳۲۷ھ)

مولانا وحید الزمان نے ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ/۱۵ مئی ۱۹۲۰ء کو حیدر آباد دکن میں انتقال کیا۔[۲۵]

تفسیر قرآن میں تفسیر وحیدی جس کا پورا نام "موضحۃ الفرقان معہ تفسیر وحیدی" ہے لکھی۔ شروع میں مضامین قرآن کی ایک فہرست ہے، جو ۸ صفحات میں ہے۔ فہرست میں پہلے عنوان لکھا گیا ہے۔ پھر اس کے متعلق مضمون کے مطابق قرآن مجید کی سورہ، رکوع اور آیت کا نمبر دیا گیا ہے۔ اس طرح قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتوں کی نمبروار فہرست ہے۔ جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں مضمون کن کن سورتوں اور کن کن آیتوں میں آیا ہے۔

یہ تفسیر پہلی مرتبہ ۱۳۲۳ھ میں مطبع القرآن والسنہ امرتسر باہتمام مولانا عبدالغفور غزنوی شائع ہوئی تھی۔

مولانا وحید الزمان کی دوسری کتاب "تبویب القرآن بضبط مضامین الفرقان" ہے۔ اس کتاب کے صفحات کے ۲ کالم ہیں۔ ایک میں آیات دوسرے میں ترجمہ اور نیچے تفسیر وحیدی کے مختصر مگر جامع حواشی! یہ کتاب پہلی بار ۷۰۴ صفحات پر مشتمل مطبع احمدی لاہور نے شائع کی تھی۔ (سن اشاعت ندارد)

مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۹۵۸ء)

مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ ایک بلند مرتبہ عالم، مفکر، مدبر، اور سیاستدان تھے۔ فلسفیانہ فکر، مجتہدانہ دماغ اور مجاہدانہ جوش عمل کے مالک تھے۔ علم و فن کے امام و مجتہد تھے۔ اور دانائے راز کے عظیم مفکر، میدان سیاست کے مدبر اور سحر طراز ادیب بھی تھے۔

جادو بیان خطیب، ذہانت و ذکاوت، فہم و فراست اور فکر و تدبر کی گہرائی میں ان کا کوئی حریف نہ تھا۔ وہ حق و صداقت کی آواز اور عزم و استقلال کے پہاڑ تھے۔ برصغیر کی تحریک آزادی میں ان کی خدمات ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ساری عمر کانگرس سے وابستہ رہے اور کانگرس کے صدر بھی رہے اور تقسیم کے بعد وزیر تعلیمات ہند بھی رہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد ۱۷۔ اگست ۱۸۷۸ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۹ء میں کلکتہ سے ماہنامہ "نیرنگ" جاری کیا۔ ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء کو ہفت روزہ المصباح جاری کیا اور ساتھ ہی رسالہ "محمدیہ" کانپور کی ادارت بھی سنبھالی۔ ۱۹۰۲ء میں ہفت روزہ احسن الاخبار کلکتہ کی ادارت آپ کے سپرد ہوئی۔ ۱۹۰۳ء میں ایک اور ماہنامہ کے مدیر معاون مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۰۳ء میں ایڈورڈ گزٹ شاہ جہان پور کے ایڈیٹر مقرر ہوئے جبکہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء کو ماہنامہ لسان الصدق جاری کیا۔ جو مئی ۱۹۰۵ء تک شائع ہوتا رہا۔ ۱۹۰۵ء میں سہ روزہ اخبار "وکیل" امرتسر کی مجلس ادارت میں شامل ہوئے اور ۶ ماہ بعد اکتوبر ۱۹۰۵ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ماہنامہ "الندوہ" لکھنؤ کے نائب مدیر مقرر ہوئے۔
مارچ ۱۹۰۶ء میں الندوہ لکھنؤ سے علیحدگی اختیار کی۔ اور اپریل ۱۹۰۶ء میں دوبارہ سہ روزہ اخبار "وکیل" امرتسر کی ادارت سنبھالی۔ نومبر ۱۹۰۶ء میں اخبار وکیل سے علیحدگی اختیار کرکے کلکتہ چلے گئے۔ جنوری ۱۹۰۷ء میں ہفت روزہ دارالسلطنت کلکتہ کے مدیر مقرر ہوئے۔ اور اگست ۱۹۰۷ء میں تیسری بار اخبار وکیل امرتسر کے مدیر مقرر ہوئے اور اگست ۱۹۰۸ء اخبار وکیل امرتسر سے کلیتاً علیحدگی اختیار کرلی۔
۱۳ جولائی ۱۹۱۲ء کو کلکتہ سے ہفت روزہ "الہلال" جاری کیا۔ جو ۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء کو مبلغ دس ہزار کی ضمانت جمع نہ کرنے کی وجہ سے بند ہوگیا۔ ۱۲ نومبر ۱۹۱۵ء کو آپ نے ہفت روزہ "البلاغ" جاری کیا جو اپریل ۱۹۱۶ء میں آپ کے صوبہ بدر ہونے کی وجہ سے بند ہوگیا۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۱ء کو ہفت روزہ "پیغام" آپ کی نگرانی میں جاری ہوا۔ ۱۰ جون ۱۹۲۷ء کو دوبارہ "الہلال" جاری کیا۔ ستمبر ۱۹۳۱ء میں ترجمان القرآن کی پہلی جلد شائع کی۔ اپریل ۱۹۳۶ء میں ترجمان القرآن کی دوسری جلد شائع کی۔ ۱۹۴۰ء تا ۱۹۴۶ء آل انڈیا کانگرس کے صدر رہے۔ ۲۶ جون ۱۹۴۵ء شملہ کانفرنس میں شرکت کی۔ اور ۱۹۴۶ء میں آپ کی کتاب غبار خاطر شائع ہوئی۔ ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء کو عبوری حکومت کے وزیر تعلیم مقرر ہوئے۔ ۲۸ مئی ۱۹۵۴ء ہندوستان کے قائم مقام وزیراعظم مقرر ہوئے۔
۲۲ فروری ۱۹۵۸ء کو دہلی میں انتقال کیا اور جامع مسجد کے قریب اردو پارک میں دفن ہوئے۔ (۲۶)

تفسیری خدمات

تفسیر ترجمان القرآن جلد اول ۱۹۳۱ء میں شائع ہوئی اور جلد دوم ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی۔ یہ تفسیر سورۃ المومنون تک ہے۔ اس تفسیر کے بارے میں امام خاں نوشہروی لکھتے ہیں:

"یہ تفسیر ہماری جماعت کے مشہور از قاف تابہ قاف مطلع انوار الہلال منبع البلاغ المبین، ناشر حدیث ختم المرسلین صاحب القلم والبیان السید احمد ابوالکلام آزاد کی تصنیف ہے۔ جس نے تعلیم یافتہ طبقہ کے افکار میں ایک سرے سے تبدیلی پیدا کردی ہے۔" (۲۷)

جلد اول کے شروع میں ایک دیباچہ اور مقدمہ ہے جس میں ترجمہ و تفسیر کی اہمیت اور نزول وحی پر بہترین بحث ہے۔ کتاب اللہ کی تفہیم کے لئے یہ تفسیر بہت عمدہ ہے۔ اس سے مجتہدانہ غور و فکر کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ تفسیر میں ادبی زبان استعمال کی گئی ہے۔

دیگر تفسیری خدمات

تصورات قرآن، تفسیر سورۂ فاتحہ کی تلخیص، تفسیر سورۂ واقعہ، مقدمہ تفسیر، امثال القرآن،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر البیان، ام الکتاب (تفسیر سورۃ فاتحہ) القول المتین فی تفسیر سوہ والتین، باقیات ترجمان القرآن- دس جلدوں میں مولانا غلام رسول مہر نے سورہ والنور سے لے کر سورہ اخلاص تک جو آیات مولانا آزاد کی مختلف کتابوں میں درج کی تھیں- اور اپنی تحریروں میں ان کی تشریح وتوضیح کی ہے- جمع کردی ہیں- جس کے شروع میں مہر صاحب نے ایک جامع و تحقیقی و علمی مقدمہ رقم فرمایا ہے جو ۸۷ صفحات پر مشتمل ہے-

مولانا ابوالکلام آزاد کا علمی مرتبہ و مقام کیا تھا اور تحریر و تقریر میں ان کی حیثیت کیا تھی- مولانا ظفر علی خاں فرماتے ہیں:

جہاں اجتہاد میں سلف کی راہ گم ہوگئی
ہے تجھ کو اس میں جستجو تو پوچھ ابوالکلام سے

اور مولانا حسرت موہانی فرماتے ہیں:

جب سے دیکھی ابوالکلام کی نثر
نظم حسرت میں کچھ مزا نہ رہا

مولانا محمد جونا گڑھی (م۱۹۴۱ء)

مولانا محمد بن ابراہیم میمن جونا گڑھی جماعت اہلحدیث کے ممتاز عالم، خطیب اور جادو بیان مقرر تھے- جملہ علوم اسلامیہ کے متبحر تھے اور علوم اسلامیہ پر ان کی نظر بہت وسیع تھی- فقہ حنفی پر ان کو مکمل دسترس حاصل تھی- مولانا عبدالوہاب دہلوی (م۱۳۵۱ھ) اور مولانا محمد اسحاق منطقی جیسے فاضل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی تھی- آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے- جن کی تعداد ایک سو کے قریب ہے- آپ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ حافظ ابن القیم کی تصنیف اعلام الموقعین کا اردو ترجمہ بنام دین محمدی ہے-

اس کے علاوہ تفسیر ابن کثیر کا اردو ترجمہ بنام تفسیر محمدی ہے- جو ۳۰ پاروں میں دہلی سے شائع ہوئی- دوسری بار ۱۹۷۵ء میں ابن کثیر اکیڈیمی لاہور نے شائع کی- ۱۹۹۲ء میں اہلحدیث ٹرسٹ کراچی نے طبع دہلی کا فوٹو سٹیٹ شائع کیا- اسی طرح ۱۹۹۴ء میں مکتبہ قدوسیہ لاہور نے تفسیر ابن کثیر کا یہ ترجمہ بڑی آب و تاب سے جدید کمپوزنگ میں شائع کیا ہے- جس میں دیگر امور کے ساتھ ساتھ جدید اردو زبان کا اہتمام خاص کیا گیا ہے-

مولانا محمد جونا گڑھی نے ۱۹۴۱ء میں جونا گڑھ میں انتقال کیا-

مولانا عبدالستار صدری دہلوی (م۱۳۸۶ھ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالستار دہلوی (م ۱۳۸۶ھ) مولانا عبدالوہاب دہلوی (م ۱۳۵۱ھ) کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ نے جملہ علوم اسلامیہ و دینیہ کی تعلیم اپنے والد مولانا عبدالوہاب دہلوی سے حاصل کی۔ بڑے صاحب علم اور حلیم الطبع تھے۔ ۲۳ سال کی عمر میں علوم متداولہ سے فراغت حاصل کی۔ آپ کی ساری زندگی قرآن و حدیث کی تدریس میں صرف ہوئی۔ ۱۹۶۱ء/ ۱۳۸۵ھ کو کراچی میں انتقال کیا۔

تفسیری خدمات

تفسیری خدمات کے سلسلے میں قرآن مجید کا حاشیہ بنام فوائد ستاریہ کے نام سے لکھا۔ جو مطبوع ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر سورہ فاتحہ ان کی بہترین تصنیف ہے۔ اس کتاب میں آپ نے بہت عمدہ تفسیری نکات بیان کئے ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۶ سورتوں کی علیحدہ تفسیر لکھی ہے۔ سورۂ یٰسین اور سورۂ یوسف کی بھی تفسیر لکھی ہے جبکہ سورہ والضحیٰ کی تفسیر منظوم پنجابی زبان میں بنام "اکرام محمدی" لکھی ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی (م ۱۳۸۴ھ)

مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی کا شمار مشہور علمائے حدیث میں ہوتا ہے۔ مولانا عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ) کے شاگرد رشید تھے۔ جملہ علوم اسلامیہ کے متبحر عالم تھے۔ تمام علوم دینیہ و اسلامیہ پر ان کی نظر وسیع تھی۔ علم کا سمندر تھے۔ اور اجتہاد و استنباط کا ایسا ملکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا تھا کہ دقیق اور مشکل مسئلہ آسانی سے حل فرما دیتے تھے۔ مسائل کے علل پر عمیق نظر رکھتے تھے۔ فتویٰ نویسی میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ کے فتاویٰ بنام فتاویٰ اہلحدیث ۳ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

تفسیر قرآن کے سلسلہ میں تفسیر کا سلسلہ تنظیم اہلحدیث روپڑ میں شروع کیا تھا۔ جو چند رکوعوں سے آگے نہ بڑھ سکا۔ تاہم اصول تفسیر پر "درایتِ تفسیری" کے نام سے ایک عمدہ اور مدلل کتاب لکھی جو اپنے موضوع کے اعتبار سے جامع اور لاجواب کتاب ہے۔

مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی (م ۱۹۵۹ء)

مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی کا شمار برصغیر پاک و ہند کے ممتاز علمائے اہلحدیث میں ہوتا ہے۔ آپ مولانا عبدالمجید سوہدروی (م ۱۳۳۰ھ) شاگرد رشید مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) صاحب عون المعبود فی شرح سنن ابی داؤد کے صاحبزادے، عارف باللہ مولانا غلام نبی الربانی (م ۱۳۴۸ھ) مرید خاص عارف باللہ مولانا عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۸ھ) کے پوتے، استاد پنجاب شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ) کے نواسے، اور مولانا احمد علی لاہوری (م ۱۳۸۱ھ) کے داماد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ ہفت روزہ جریدہ "اہلحدیث" سوہدرہ اور ماہنامہ "مسلمان" سوہدرہ کے ایڈیٹر رہے۔ صاحب علم و فضل ہونے کے ساتھ ساتھ حاذق طبیب بھی تھے۔ ۶ نومبر ۱۹۵۹ء کو انتقال کیا۔

تفسیری خدمات میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر لکھی۔ جو عجیب و غریب نکات پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر المنار از علامہ رشید رضا مصری کی بعض چھوٹی سورتوں کی اردو میں تلخیص کی۔ جو خلاصہ تفسیر المنار کے نام سے شائع کی۔

مولانا رحیم بخش دہلوی (م ۱۳۱۴ھ)

مولانا ابو محمد رحیم دہلوی (م ۱۳۱۴ھ) مشہور اہلحدیث عالم تھے۔ ان کی دو مشہور کتابیں حیات ولی اور حیات عزیزی ہیں۔ حیات ولی حکیم الامت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کی سوانح حیات اور ان کے علمی کارناموں پر مشتمل ہے۔ اور حیات عزیزی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) کی سوانح حیات اور ان کے علمی کارناموں پر مشتمل ہے۔

تفسیر قرآن میں "تفسیر اعظم التفاسیر" لکھی۔ جو دہلی سے شائع ہوئی۔ حاشیہ پر تفسیر سواطع الالہام (علامہ فیضی) بھی ہے۔ مختصر اور محققانہ تفسیر ہے۔

مولانا احتشام الدین مراد آبادی (م ۱۳۱۳ھ)

مولانا احتشام الدین مراد آبادی (م ۱۳۱۳ھ) مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) کے شاگرد تھے۔ بڑے جید اور محقق عالم تھے۔ ان کی مشہور کتاب "نصيحة الشيعة" ہے۔ جو علمی حلقوں میں بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

تفسیر قرآن کے سلسلہ میں "اکسیر اعظم" کے نام تفسیر لکھنی شروع کی تھی۔ جس کی پہلی جلد پارہ اول تا پنجم ۱۳۰۲ھ میں مطبع احتشامیہ مراد آباد سے شائع ہوئی۔

یہ تفسیر مکمل ہوئی یا نہیں، اس کا علم نہیں ہو سکا۔

مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی (م ۱۳۸۵ھ)

مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی جماعت اہلحدیث کے ممتاز عالم دین تھے۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کو دسترس حاصل تھی۔ برسوں جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں شیخ التفسیر رہے۔ ان کے درس قرآن کی پورے ملک میں دھوم تھی۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور آگئے اور لاہور میں بھی آپ کا درس قرآن جاری رہا۔ ۱۳۸۵ھ میں لاہور میں انتقال ہوا۔

تفسیری خدمات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی کے تفسیری خدمات کے سلسلہ میں امام خاں نوشہروی لکھتے ہیں کہ:

"خواجہ صاحب نے مروجہ بے دینی کی اصلاح کے لئے تفسیر قرآن کی ایک خاص طرز نکالی کہ قرآن کریم کی تنظیم و تحریص علی الجہاد پر ابھارنے والی آیات کو مناسب و بر محل استدلال کے ساتھ گم کردہ راہوں کو صراط مستقیم دکھانے کی کوششیں فرمائیں۔"

خواجہ صاحب کی جو تفسیر شائع ہو چکی ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ الخلافۃ الکبریٰ (تفسیر سورۂ بقرہ)

۲۔ بیان (تفسیر سورۂ آل عمران)

۳۔ صراط مستقیم (تفسیر سورۂ انفال و توبہ)

۴۔ عبرت (تفسیر سورۂ یوسف)

۵۔ سبیل الرشاد (تفسیر سورۂ حجرات)

۶۔ برہان (تفسیر سورۂ نور)

۷۔ سبل السلام (تفسیر پارہ ۲۸)

۸۔ ذکریٰ تفسیر پارہ ۳۰)

۹۔ بصائر: اس میں حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے بارے میں آیات کی تفسیر درج ہے۔

مولانا حافظ محمد لکھوی (م ۱۳۱۲ھ)

مولانا حافظ محمد لکھوی بن حافظ بارک اللہ لکھوی (م ۱۳۱۲ھ) جماعت اہلحدیث کے مشہور عالم و فاضل اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) کے شاگرد رشید تھے۔ ان کی تمام زندگی درس وتدریس میں بسر ہوئی۔

آپ نے پنجابی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر بنام تفسیر محمدی لکھی۔ اس تفسیر میں آیات کا ترجمہ فارسی میں ہے اور تفسیر پنجابی نظم۔ یہ تفسیر معالم التنزیل کا ترجمہ ہے۔ اس تفسیر سے پنجاب کے مسلمانوں خصوصاً مستورات کو بہت فائدہ پہنچا۔

مولانا محمد حنیف ندوی (۱۹۸۷ء)

مولانا محمد حنیف ندوی جماعت اہلحدیث کے مشہور عالم تھے۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی کے شاگرد تھے اور ندوہ میں مولانا حفیظ اللہ سے استفادہ کیا تھا۔ بڑے متبحر عالم تھے۔ تمام علوم اسلامیہ میں ان کو دسترس حاصل تھی۔ فلسفہ پر بہت عبور اور درس قرآن میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ مولانا محمد حنیف کئی سال تک الاعتصام کے ایڈیٹر رہے۔ بعد میں ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے وابستہ ہو گئے۔ اور زندگی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آخری دن تک ادارہ ثقافت اسلامیہ سے ان کا تعلق قائم رہا۔ جولائی ۱۹۸۷ء میں مولانا محمد حنیف ندوی نے لاہور میں انتقال کیا۔

تفسیری خدمات

قرآن مجید سے متعلق مولانا محمد حنیف ندوی کا علم بہت وسیع تھا۔ فراغت تعلیم کے بعد ہی لاہور مسجد مبارک (اسلامیہ کالج ریلوے روڈ) میں درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ ان کا درس قرآن کئی سال تک جاری رہا۔ انہی ایام میں آپ نے "تفسیر سراج البیان" لکھی جو ۵ جلدوں میں ہے۔ اور شیخ سراج الدین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور نے شائع کی۔

مضامین قرآن اور لغات القرآن پر علمائے اہلحدیث کی تحریری خدمات

مضامین قرآن پر مولانا عبیداللہ، صاحب تحفۃ الہند (م۱۳۱۰ھ) نے "فہرس المضامین من کلام رب العالمین" لکھی۔ مولانا عبداللہ محدث پھیراوی (م۱۳۴۸ھ) نے "البیان فی تراجم القرآن" رقم فرمائی۔ جو ۱۳۴۶ھ میں شائع ہوئی۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م۱۳۶۷ھ) نے القرآن العظیم کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں آپ نے بدلائل یہ ثابت کیا کہ قرآن مجید الہامی کتاب ہے۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے تعلیم القرآن، تائید القرآن اور اعجاز القرآن کے نام سے کتابیں لکھیں۔ یہ تینوں کتابیں عیسائی مصنفین کے جواب میں ہیں۔ جو انہوں نے قرآن مجید پر اعتراضات کئے۔

مولانا محمد حنیف ندوی (م۱۹۸۷ء) نے مطالعہ قرآن کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ جو اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت عمدہ کتاب ہے۔

لغات القرآن پر سب سے پہلے مولانا بدیع الزمان حیدر آبادی (م۱۳۰۴ھ) "فتح المنان فی ترجمہ لغات القرآن" لکھی۔ اس کے بعد مولانا شہید الدین احمد جعفری بنارسی (م۱۳۴۷ھ) کی "عمدہ لغات قرآن" شائع ہوئی۔ اور اسی دور میں مولانا محمد علوی ہزاروی حیدر آبادی (م۱۳۳۶ھ) جو علامہ شیخ بن محسن انصاری الیمانی (م۱۳۲۷ھ) کے شاگرد تھے نے "عجائب البیان فی لغات القرآن معہ نجوم الفرقان" کے نام سے کتاب لکھی جو ۱۳۴۶ھ میں لکھنؤ سے شائع ہوئی۔

مولانا محمد حنیف ندوی نے بھی لغات القرآن کے نام سے کتاب لکھنی شروع کی تھی۔ جس کی غالباً۲ جلدیں ابھی ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے شائع ہوئیں تھیں مولانا محمد حنیف ندوی دارفانی سے دارالبقاء کو سدھارے۔

جماعت اہلحدیث کے نامور صاحبِ علم مولانا عبدالرحمٰن کیلانی (م ۱۹۹۵ء) نے بھی لغات القرآن پر ایک مایہ ناز کتاب تالیف کی ہے۔ لغات القرآن پر "مترادفات القرآن" کے نام سے ایک ہزار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زائد صفحات پر مشتمل یہ کتاب قرآن مجید میں ہم معنی و مترادف الفاظ کے مابین فرق پر بحث کرتی ہے۔ الحمدللہ یہ فخر اہلحدیث کو حاصل ہے کہ اس موضوع میں اس درجہ کی کوئی کتاب اردو /یا عربی زبان میں بھی نہیں ہے۔ اس کتاب کو مولانا کیلانی نے اپنے مکتبہ السلام (وسن پورہ لاہور) سے ۱۹۸۹ء میں شائع کیا۔

اسی طرح مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے قرآن مجید کی تفصیلی تفسیر بھی تالیف فرمائی۔ جو آپ وفات سے قبل مکمل کر چکے تھے۔ یہ تفسیر ان دنوں طباعت کے مراحل میں ہے۔

مولانا محمد سلیمان کیلانیؒ کی بھی علوم قرآن پر ایک کتاب بنام "مرآۃ القرآن" ہے۔ جس کو مکتبہ السلام (وسن پورہ۔ لاہور) نے شائع کیا ہے۔

استدراک تفاسیر قرآن مجید

مولانا محمد مظہر علی سہوانی (م ۱۳۱۲ھ) نے تفسیر مظہر البیان کے نام سے تفسیر لکھی جو سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔

مولانا سید امیر علی ملیح آبادی (م ۱۳۳۷ھ) نے ۳۰ جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر بنام مواہب الرحمٰن (اردو) لکھی۔ جس میں احادیث و اقوال سلف سے مدد لی گئی ہے۔ یہ تفسیر مطبع نو لکشور لکھنؤ سے ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی۔ مجموعی صفحات کی تعداد ۸۵۰۰ ہے۔

مولانا ابوالبرکات عبید اللہ حیدر آبادی (م ۱۳۳۷ھ) نے تفسیر قرآن کے سلسلہ میں درج ذیل کتابیں تصنیف کیں۔

- ۱۔ علم الامر من القرآن (اردو) صفحات ۳۲۔ سن اشاعت ۱۲۹۷ھ

اس میں فعل امر کی وضاحت اور ان کی تشریح ۲۱ آیات قرآنی سے کی گئی ہے۔ اور پھر ہر آیت کی تفسیر بھی لکھی ہے۔

- ۲۔ علم النہی من القرآن (اردو) صفحات ۳۶۔ سن اشاعت ۱۳۳۳ھ

اس میں فعل امر کی طرح آیات نہی لکھ کر ان کی تفسیر کی ہے۔

- ۳۔ علم التمنی من القرآن (اردو) صفحات ۳۲، سن اشاعت ۱۳۳۴ھ

اس کتاب میں علم تمنی سے متعلق آیات لکھ کر ان کی تفسیر لکھی ہے۔

- ۴۔ علم الترجی من القرآن (اردو) صفحات ۴۰، سن اشاعت ۱۳۳۵ھ

اس کتاب آیات ترجی کو اکٹھا کر کے ان کی تفسیر لکھی ہے۔

- ۵۔ علم النداء من القرآن (اردو) صفحات ۱۴ سن اشاعت ۱۳۳۵ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ